صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 04 اکتوبر 2017ء بمطابق 13 محرم الحرام 1439 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر سترہ منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ مِمَّا قَالُوا۟ ۚ وَكَانَ عِندَ ٱللَّهِ وَجِيهًا﴿٦٩﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَقُولُوا۟ قَوْلًا سَدِيدًاo يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَٰلَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا۔

(ترجمہ): مومنو تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسیٰ (کو عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا۔ اور وہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔ مومنو خدا سے ڈرا کرو اور بات سیدھی کہا کرو۔ وہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور جو شخص خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک بڑی مراد پائے گا۔

جناب سپیکر: مجھے ریکویسٹ آئی تھی، ہمارے جو ساؤتھ کے ممبران ہیں، ایم پی اے صاحبان ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ کوئی تبلیغی اجتماع ہے لکی مروت میں، تو وہ چاہ رہے تھے کہ ایک دو دن کیلئے اجلاس، Mondayتک کر لیں، ان شاء اللہ آج اجلاس ہو جائے گا پھر Monday کو ہو گا، انہوں نے مجھے ریکویسٹ کی ہے۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

Mr. Speaker: 'Questions hour': Sobia Shahid Question 2440 (Not present) lapsed, 2441, Sobia Shahid (Not present), also lapsed, 5173, Najma Shaheen.

* 5273 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیاوزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کے زیر انتظام گزشتہ دو سالوں کے دوران کوہاٹ میں مختلف کیڈر کی بھرتیاں کی گئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تمام بھرتی شدہ افراد کے شناختی کارڈ، اخباری اشتہار اور ڈومیسائل بمعہ لسٹ فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر (صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) بھرتی شدہ افراد کی لسٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ نجمہ شاہین: شکریہ سپیکر صاحب۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ میں ہاسپٹل کے بارے میں مسلسل چار سال سے کوسچن کرتی چلی آرہی ہوں اورابھی جو میرا یہ کوسچن ہے 5173، اس میں میں نے ڈیٹیل مانگی ہے، جو کہ بھرتی شدہ افراد ہیں، ان کی لسٹ اور ڈیٹیل مانگی ہے۔ یہاں پر مجھے دو جواب فراہم کر دیئے گئے ہیں، یہاں پر کوئی بھی اخباری اشتہار نہیں دیا گیا ہے، تو یہ بھرتیاں کس بنیاد پر کر دی گئی ہیں کیونکہ میری معلومات کے مطابق یہاں پر ضلع کرک اور بہت سے علاقوں کے لوگ بھرتی کئے گئے ہیں تو یہ کس بنیاد پر کئے گئے ہیں، اشتہارات کیوں نہیں دیئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر: شہرام خان، پلیز۔

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر (صحت): 5173،اس کی جی ڈیٹیلز ساری دی گئی ہیں، ایم پی اے صاحبہ نے جس طرح سوال کیا ہے،اس میں باقاعدہ نام ہیں،اس میں ایڈریسز ہیں، ڈومیسائل ہے، پوری ڈیٹیل اس میں دی گئی ہے تو اگر ایم پی اے صاحبہ بتادیں کہ کہیں پر ان کو Clarity نہیں ہے تو میں کلیئر کردوں، پلیز۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: جی مجھے یہاں پر صرف اخباری اشتہارات چاہئیں، جس میں ایڈورٹائزمنٹ آتا ہے کہ بھئی یہ پوسٹ خالی ہے اور اس پر اتنی بھرتیاں ہونی چاہئیں تو وہ کوئی اشتہار اس میں نہیں لگایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: ایڈورٹائزمنٹ نہیں ہے شاہرام خان! یہ کہتی ہیں کہ اس میں ایڈورٹائزمنٹ نہیں ہے۔

سینیئر وزیر (صحت): اشتہار آپ کے ساتھ شیئر کر سکتے ہیں، باقی جو Candidates ہیں ان کے نام ہیں، ان کی پوری ڈیٹیلز Available ہیں، ان کی CVs سب کچھ ہے، اشتہار نہیں ہے، اشتہار آپ کو فراہم کر دیا جائے گا۔ وہ چاہیئے تو تھا کہ کر دیتے But apologize، باقی ڈیٹیلز پوری ہیں، جتنے بھی لوگوں کی اپوائنٹمنٹ ہوئی ہے پوری ڈیٹیلز Available ہیں، Along with their addresses۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: اس کو پینڈنگ کیا جائے اور اشتہارات کے بعد اگر میں مطمئن ہو گئی تو پھر اس کو۔۔۔۔۔

Mr .Speaker: Kept pending, Next 5175.

* 5175 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف اور دیگر ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال میں ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل اور دیگر ملازمین کی تعداد کتنی ہے، نیز گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بھرتی کئے گئے ملازمین کی تعداد فراہم کی جائے، آیا مروجہ قانون اور ضوابط کا خیال رکھا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر (صحت): اس سلسلے میں عرض ہے کہ ڈویژنل ٹیچنگ ہسپتال کے ڈی اے کوہاٹ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بھرتی کئے گئے ملازمین کی کل تعداد 46 ہے، نیز قانون اور ضوابط کا خیال رکھتے ہوئے ملازمین کو بھرتی کیا گیا۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ کوسچین بھی میرا بھرتیوں کے بارے میں ہے، ڈی ایچ کیو کوہاٹ کے بارے میں، یہاں پر ایک دو تین سالوں میں دو دو تین تین چار چار بھرتیاں کی گئی ہیں اور ملازمین کی کل تعداد 46 بتائی گئی ہے اور ابھی جو 2017 میں بھرتیاں یہاں پر ہوئی ہیں، وہ 35 کی تعداد ہے، وہ بھی اسی طرح Illegal طریقے سے ہوئی ہے اور اس کے بارے میں ہمارے کوہاٹ میں کافی احتجاج بھی ہوا ہے۔ اگر یہاں پر ضیاء اللہ صاحب بیٹھے ہوں تو وہ آپ کو بتائیں گے کہ یہ ضلع ناظم نے خود ان بھرتیوں کو مسترد کر کے اور اس کے بارے میں تحقیقات کی تھیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (صحت): دیکھیں ایک تو ضلع ناظم کا اس سے ڈائریکٹ واسطہ نہیں ہے، اگر ڈی ایچ کیو میں ہے یا اس میں ہے، یا باقی، اس سے اس کا کوئی واسطہ ہے نہیں، کوئی بھی ڈسٹرکٹ ناظم ہو لیکن جہاں تک ڈیٹیلز کی بات ہے، ایک تو یہ ہے کہ سوال بہت پرانا ہے، ان کی بات صحیح ہے، اس دن میرے پاس ایم این اے شہر یار صاحب آئے تھے اور ڈسٹرکٹ ناظم آئے تھے، ہمارے دو تین وہاں کے اور بھی ممبر تھے، ہسپتال میں تھوڑے بہت ایشوز لائے تھے جو کہ ایڈمنسٹریشن مینجمنٹ کے حوالے سے تھے، جس میں میں نے سیکرٹری ہیلتھ کو ہدایات دے دی ہیں کہ وہاں پر مینجمنٹ کے ایشوز ہیں، ایک دو Individuals ہیں جن کو Replace کیا جائے گا، تو اس کا نام چینج کر کے دوسری ایڈمنسٹریٹو پوسٹ پر دوسرے لوگوں کو لگادیں گے، جہاں پر کوئی کمزوری ہے اور سٹاف کافی حد تک، پورے صوبے میں، نہ کہ صرف کوہاٹ میں ہم نے ڈاکٹرز اور سٹاف دیا ہے، Latest figure کیونکہ سوال بہت پرانا ہے سپیکر صاحب! تو ڈیٹیلز اس وقت میرے پاس ہیں نہیں لیکن پورے صوبے میں کوئی تین ہزار نئے ڈاکٹرز ابھی اپوائنٹ ہو چکے ہیں، تین ہزار میں کوئی نو سو ڈاکٹرز ان کے پوسٹنگ آرڈرز ہو چکے ہیں، کوئی بارہ تیرہ سو یا چودہ سو کے قریب یا دو ہزار کے قریب، کیونکہ ان میں ٹی ایم اوز بن گئے ہیں، تو لسٹیں بنا رہے ہیں، پبلک سروس کمیشن سے اور لوگ مانگ رہے ہیں کہ وہ اور Recommendees ہمیں بھیج دیں، تو میرے خیال سے ڈاکٹرز اور سٹاف کی کوئی کمی نہیں ہے۔

جہاں تک مینجمنٹ کا ایشوز ہے تو ایک دو Individuals کی بات ہے، وہ میں نے سیکرٹری ہیلتھ کو کہہ دیا ہے، وہ چینج کر دیں گے ان شاءاللہ جی۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: اس سوال سے میں بالکل بھی مطمئن نہیں ہوں آپ کے جواب سے، کیونکہ اسی طرح کے آپ تو کئی مجھے دے رہے ہیں، آپ کہہ رہے ہیں یہ پرانا ہے اور اسی طرح کی ایشورنس مجھے کئی بار دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینئر وزیر (صحت): دیکھیں جس طرح آپ تسلی چاہتی ہیں، میں یہ کہہ دوں گا کہ اگر آپ کے پاس ٹائم ہو اور آپ میرے ساتھ اسی ہفتے تو نہیں کیونکہ کل پرسوں میں نہیں ہوں گا، اگر Monday یا Tuesday کو آپ کے پاس ٹائم ہو تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ میں آپ کے ساتھ بیٹھ جائیں گے، آپ کے اگر ایسے ایشوز ہیں جو میں ایڈریس نہیں کر پا رہا ہوں، یا آپ کے ذہن میں کوئی سوالات ہیں تو ادھر ہی آپ کا سیکرٹری ہیلتھ یا میری ٹیم ہوگی، ڈی جی ہیلتھ کے بندے ہوں گے، ہاسپیٹل کے جو آپ کے پرابلمز ہیں، آپ ہمیں Identify کر دیں، I will be more than happy کہ وہ ایشوز ہم ایڈریس کریں کیونکہ جو اپنے Concerns یا ان ہسپتالوں میں یا ادھر انٹرسٹ لیتے ہیں تو وہ تو ہمارے ساتھ مدد کر رہے ہیں، ان کی ہم ضرور ہیلپ بھی کریں گے، ہماری Responsibility بھی ہے۔

جناب سپیکر: میڈم! ٹھیک ہے، Monday کو ہم ہوں گے۔

سینئر وزیر (صحت): تو میں کر دوں گا، کوئی ایشو نہیں ہوگا ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: Monday کو شہرام خان ان کے ساتھ باقاعدہ پراپر میٹنگ کر لیں گے، Monday کو۔

سینئر وزیر (صحت): بالکل ٹھیک ہے جی، ٹائم ان کے ساتھ میرے پی ایس ہیں، ابھی اسی سیشن میں ٹائم سیٹ کر لیں گے، آجائیں، جو ایشو ہے ہم وہیں پر ایڈریس کر لیں گے ان شاءاللہ۔

Mr .Speaker: Next, 5176, Najma Shaheen Madam.

* 5176 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا ویمن اینڈ چلڈرن ہسپتال کوہاٹ میں بچوں کی پیدائش کیلئے ایمرجنسی آلات و سہولیات میسر ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یہ مذکورہ آلات چالو حالت میں ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر (صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ مذکورہ ہسپتال کے آپریشن تھیٹر اور لیبر روم میں تمام ضروری آلات موجود ہیں مزید برآں ہسپتال کی دوبارہ تعمیر کیلئے پی سی ون تیار ہو چکا ہے جس میں دور حاضر کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے جدید آلات کی خریداری بھی شامل ہے۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ، آپ نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔

محترمہ نجمہ شاہین: سپیکر صاحب، یہ بھی میرا اسی طرح پچھلے چار سالوں سے کوئسچن چل رہا ہے کہ یہ ایل ایم ایچ کوہاٹ میں جو چلڈرن اور ویمن ہاسپٹل ہے، اس میں ایمر جنسی موجود نہیں ہے اور بار بار چار سالوں سے کوئسچن کرنے کے باوجود اس کا رزلٹ یہ آیا ہے کہ اس کا پی سی ون تیار ہو گیا ہے، چار سالوں میں اس کا پی سی ون تیار ہو گیا ہے اور اس سال جو آپ نے فنڈ اس کیلئے رکھا ہے، اس ہاسپٹل کیلئے، وہ صرف پانچ کروڑ ہے، تو آگے جو پانچ کروڑ میں اس کا نقشہ بنے گا، وہ کیسے یہ پی سی ون تیار ہوا تو وہ کیسے بنا؟

جناب سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): میری ایم پی اے صاحبہ سے ریکویسٹ ہو گی کہ یہ بھی اسی سے Related ہے کہ اگر Monday کو یہ ہمیں Identify کریں، مجھے بتا دیں کہ جی یہ ایشو ہے تو آپ کے سامنے وہ بھی کوئی Financial Matters ہیں، اس وقت تو میں اس کا کلیئر جواب نہیں دے سکتا کیونکہ پیسوں کی Constraint ہے لیکن جہاں پر کچھ ہو سکتا ہے، وہ ہم کر لیں گے Monday کو ہمارے پلاننگ سیل والے بیٹھ جائیں گے، آپ کو ڈیٹیلز دے دیں گے ان شاءاللہ، جو آپ کی ریزرویشنز ہوں گی ان کو ایڈریس کر لیں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: میں نے کہا کہ یہ ایشو پوچھ رہے ہیں کہ اس میں کوئی ایشو ہے، سارے ایشوز ہی ایشوز ہیں۔ وہاں پر ہاسپٹل کی حالت کبھی چار سالوں میں آپ نے دیکھی ہے وہاں پر؟ یہ ساتھ آپ کے بیٹھے ہیں امتیاز صاحب، ان سے ذرا پوچھ لیں، ہمارے ہاسپٹلز کی حالت ذرا پوچھ لیں ان سے۔

سینیئر وزیر (صحت): دیکھیں جی، وہاں پر ایک تو بلڈنگ بنی تھی، 'RAHA' نے ہمارے ساتھ کمٹمنٹ کی تھی کہ وہاں پر وہ بلڈنگ بنائیں گے کچھ پر سنٹیج پیسوں کی وہ دیں گے، کچھ ہم دیں گے۔ لیکن 'RAHA' والے اپنی بات سے، انہوں نے اپنی کمٹمنٹ پوری کرنے سے معذرت کر لی ہے، تو Obviously آپ پلان جب کرتے ہیں تو Accordingly کرتے ہیں۔ جب بیچ میں پارٹنر یا وہ Withdraw کرتا ہے تو آپ نے تو پلان پورے سال دو تین سال کیلئے کیا ہوتا ہے، پھر Finances arrange کرنا تھوڑا سا اس کیلئے ٹائم لگتا ہے، تو میرے خیال سے کوئی ایشو نہیں ہوگا، Monday کو آپ باقی دو سوال پر ڈسکشن کر رہی ہیں، یہ بھی آپ کے سامنے ہم Facts رکھ لیں گے آپ کو Clarity ہو جائے گی کہ کیا ایشوز ہیں اور کس طریقے سے ان کو Resolve کرنا چاہیئے؟ اور جو پیسے ہیں، مطلب Spending، تو اس میں Accordingly جو ہمارا بجٹ ہے، اسی کے مطابق ہم Spending کریں گے، مطلب اس سے ہم زیادہ تو نہیں کر سکتے، یہ ہماری Constraints رہیں گی لیکن کس طریقے سے Manage کر سکتے ہیں، وہ ان کے ساتھ بیٹھ کر کر لیں گے ان شاءاللہ۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: اس میں ایمر جنسی چاہیئے، جب وہاں پر بچے کی ولادت ہوتی ہے، اسے سی ایم ایچ لے کے جاتے ہیں اور یہاں ہمارے کوہاٹ میں سی ایم ایچ جانا ایسے ہی ہے جیسے پل صراط پار کرنا ہو کیونکہ وہ بچہ راستے میں، اسے ایمر جنسی میں نرسر نگ کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ کہاں جائیں؟ پشاور پہنچاتے پہنچاتے اس کا بیڑہ تباہ ہو جاتا ہے، تو فوری طور پر ایمر جنسی کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: میڈم، یہ آپ پورا ایجنڈا ان کے ساتھ بنا کے بیٹھ جائیں اور ان شاءاللہ یہ ایڈریس کریں گے، جو Possible ہوگا۔

محترمہ نجمہ شاہین: جی۔

جناب سپیکر: نیکسٹ، میڈم! آپ کا کوئسچن ہے 5177۔

* 5177 _ محترمہ نجمہ شاہین: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ کوہاٹ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو سالانہ فنڈ دیا جاتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ ہسپتال کو سالانہ کتنا فنڈ دیا جاتا ہے اور کن کن مدوں میں استعمال کیا جاتا ہے، نیز مذکورہ ہسپتال میں کل کتنی مشینری ہے، آیا یہ قابل استعمال ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر (صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) کوہاٹ ڈویژنل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو فراہم کئے گئے سالانہ فنڈز کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، نیز مذکورہ ہسپتال میں کل فعال اور غیر فعال مشینری کی تفصیل بھی فراہم کی گئی۔

محترمہ نجمہ شاہین: بس نیکسٹ میں بھی یہی چاہیئے کہ آپ بیٹھ جائیں کیونکہ میڈیکل کالج موجود ہے اور ابھی تک وہ سٹوڈنٹس جو ہیں بار بار احتجاج کرتے ہیں اور سڑکوں پر نکل آتے ہیں، انہیں ابھی تک کسی ہاسپٹل کے ساتھ اٹیچ نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): اس پر میں نے اگلے دن میٹنگ کی تھی اور کل ہی بلکہ میرے خیال سے یہ کالج ہماری خیبر میڈیکل یونیورسٹی کے 'انڈر' آتا ہے اور اس پر ہماری ڈسکشن ہوئی ہے، وہاں پر ان کے لڑکوں کا جو ہے، ٹیچرز کا اور اصل جو مسئلہ تھا ایچ پی اے کا مسئلہ تھا کیونکہ وہ یونیورسٹی کے 'انڈر' آتا تھا، تو ہر ڈیپارٹمنٹ نے ان کو ایچ پی اے اس طریقے سے دیا نہیں، ٹیچنگ ہاسپٹلز Already دو Identified ہیں اس میں کوئی دو رائے تو نہیں ہے لیکن ٹیچرز کا ان کو مسئلہ تھا تو ہم نے کے ایم یو کے وائس چانسلر کو کہا کہ آپ ہمیں کیس موو کریں تاکہ وہاں پر ٹیچرز کا جو ایشو ہے، وہ فنانس کے ساتھ ہم Tackle کریں اور ٹیچرز کی جو کمی ہے یا ٹیچرز جو چھوڑ کے جا رہے ہیں، ان کو ہم روک سکیں اور لوگوں کو Encourage کریں کہ وہاں پر یونیورسٹی میں کالج میں رہیں اور لوگوں کو پڑھائیں اور ایک اچھا کالج ہے اور وہاں کے لوگوں کیلئے ایک اچھی Facility ہے تو اس کو ہم اور Strengthen کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں، ڈیپارٹمنٹ، اور جو بھی ہو گا، وہ ہم ضرور کریں گے، فنانس کے ساتھ ہم ان کا کیس Take up کریں گے جو ان کا ایشو ہے وہ حل ہو گا۔ باقی جو ہاسپٹلز ہیں، ٹیچنگ کالج تبھی ہو سکتا ہے جب ٹیچنگ ہاسپٹلز ان کے 'انڈر' ہونگے، اگر ہاسپٹلز نہیں ہوں گی تو ظاہری بات ہے پھر کالج Recognize نہیں ہوتا، تو وہ سپورٹ ہماری ان کو رہے گی، کے ایم یو خود پورے صوبے کو

مانیٹر کرتا ہے تو یہ ان کا اپنا کالج ہے جو ان کو پرابلمز ہوں گے، کل ہی ہماری میٹنگ ہوئی تھی اور ہم نے ان کو ایشورنس دی ہوئی ہے کہ ڈیپارٹمنٹ ان کو پورا کرے گا جو جو آپ کی ضروریات ہیں۔

جناب سپیکر: جی میڈم۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ اس پر کوئی فیصلہ ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان، وہ چاہتی ہیں کہ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

محترمہ نجمہ شاہین: یہ آخری کوئسچن ہے، یہ کمیٹی کے حوالے کریں تاکہ اس پر کوئی فیصلہ آجائے۔

سینیئر وزیر (صحت): میرے خیال سے مجھے کوئی ایشو تو نہیں ہے، میرا کوئی ذاتی اس میں نہیں ہے لیکن جو انہوں نے سوال کیا اس کا کلیئر جواب سامنے پڑا ہوا ہے جس میں وہ کلیئر کہہ رہے ہیں کہ ایل ایم ایچ اور کے ڈی اے اس کے ٹیچنگ ہاسپٹلز ہیں، تو مجھے کمیٹی میں جانے کا، مجھے کوئی Clarity نہیں ہے، Monday کو پھر کہہ رہا ہوں کہ یہ تو بالکل کلیئر ہے ان کو کوئی، کوئی بات نہیں ہے تو۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میڈم، اس میں کوئی، چونکہ آپ کی Already meeting ان کے ساتھ Set ہے تو اچھا ہے کہ آپ ان کے ساتھ فوری میٹنگ کریں، نہ ہوا تو میں پھر آپ کو فلور پر موقع دے دوں گا۔

محترمہ نجمہ شاہین: اوکے، ٹھیک ہے، تھینک یو۔

جناب سپیکر: 5778، نجمہ شاہین، 5178 اچھا، 5123، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، اچھا اس کے بعد ہے آپ کا، اس کے بعد ہے آپ کا۔ جی سردار صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: 5183 کوئسچن ہے۔

جناب سپیکر: 5183, 5183۔

* 5183 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ایوب ٹیچنگ ہسپتال میں کمپیوٹر آپریٹر گریڈ 12 کی دس آسامیوں پر تعیناتی کیلئے مورخہ یکم نومبر 2015ء کو این ٹی ایس ٹیسٹ لئے گئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں کیلئے انٹرویو 17 مارچ 2016ء کو لیا گیا تھا؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان آسامیوں پر تعیناتی میرٹ پر عمل میں لائی گئی ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو این ٹی ایس ٹیسٹ میں فرسٹ اور سیکنڈ پوزیشن لینے والے امیدواروں کو کیوں نظرانداز کیا گیا، نیز این ٹی ایس میں میرٹ پر اترنے والے تمام امیدواروں کے کوائف، میرٹ لسٹ اور طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے، مزید جن امیدواروں کو تعینات کیا گیا ہے، ان کے کوائف اور میرٹ لسٹ کی کاپی بھی فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ایوب تدریسی ہسپتال ایبٹ آباد میں کمپیوٹر آپریٹر کی دس خالی آسامیوں پر کنٹریکٹ بنیاد پر بھرتی کیلئے این ٹی ایس کے ذریعے اشتہار دیا گیا، جس کے جواب میں 154 امیدواروں نے درخواستیں جمع کروائیں۔ این ٹی ایس کے نتائج کی روشنی میں سکروٹنی کمیٹی نے امیدواروں کی تعلیمی قابلیت و اعلیٰ تعلیم اور تجربہ کو مد نظر رکھتے ہوئے 53 امیدواروں کو شارٹ لسٹ کر کے انٹرویو کیلئے بلایا گیا جن میں 44 امیدوار انٹرویو کیلئے حاضر ہوئے۔ انٹرویو کیلئے سلیکشن کمیٹی زیر سرپرستی ہسپتال ڈائریکٹر مقرر کی گئی، جس میں انفارمیشن ٹیکنالوجی ماہر کو باقاعدہ ممبر رکھا گیا۔ انٹرویو میں پہلی پوزیشن پر آنے والے امیدوار فیصل رحمان کو انٹرویو کے بعد تعینات کیا گیا جب کہ دوسری اور تیسری پوزیشن پر آنے والے امیدوار انٹرویو میں ناکام قرار پائے۔ این ٹی ایس میں میرٹ پر اترنے والے تمام امیدواروں کے کوائف، میرٹ لسٹ اور Minutes of the meeting کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

نوٹ: واضح رہے کہ این ٹی ایس کے ذریعے امیدواروں کی شارٹ لسٹنگ کی جاتی ہے، اس کے نمبر بذات خود میرٹ تصور نہیں کئے جاتے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے نوٹ لکھ کے سوال کا جواب دینے کے بعد آخر میں نوٹ لکھا ہے "واضح رہے کہ این ٹی ایس کے ذریعے امیدواروں کی شارٹ لسٹنگ کی جاتی ہے، اس کے نمبر بذات خود میرٹ تصور نہیں کئے جاتے" تو میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ این ٹی ایس کی ذرا وضاحت کر دیں، این ٹی ایس لینے کا پھر فائدہ کیا ہے

اور کیوں لوگوں سے اتنے پیسے بھی لئے جاتے ہیں؟ اگر اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے، اس کو میرٹ تصور نہیں کیا جاتا تو پھر امیدواروں سے این ٹی ایس لینے کا یہ سسٹم کیوں رکھا گیا ہے؟ اس کی ذرا وضاحت کریں۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر صحت): جی شکر ہے نلوٹھا صاحب کو ساڑھے چار سال بعد یہ سوال یاد آیا، میرے دوست ہیں، بھائی ہیں، اس طرح ہے کہ NTS basically screening کیلئے استعمال ہوتا ہے، آپ کا سکریننگ ٹیسٹ ہوتا ہے، وہ فلٹر کرتا ہے کہ اس میں جو ٹاپ کے لڑکے آتے ہیں، ان کو اس پوسٹ کے Against یا پانچ کو یا تین کو یا سات کو اٹھاتے ہیں اور اس کو پھر جا کے ان کی باقی جو کوالیفیکیشن ہوتی ہے، اس کے مطابق کرتے ہیں، اس کے نمبر اس طریقے سے نہیں ہوتے لیکن یہ سکریننگ ٹیسٹ ہوتا ہے، پانچ ہزار لوگ Apply کرتے ہیں، این ٹی ایس ٹیسٹ دیتے ہیں، اس میں ٹاپ کے جو بندے ہوتے ہیں، ان کو اٹھا کے پھر اس کے مطابق جو ان کی Qualification/experience اور انٹرویو ہوتا ہے، پھر اس کے مطابق اس کا میرٹ Set کیا جاتا ہے لیکن NTS initial screening test کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جو کہ Clarity لے آتا ہے کہ یہ بندہ اس لیول پر ہے، پھر Accordingly اس کو ہوتا ہے، تو وہ میرٹ پر ہی ہے، کوئی اس میں فرق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب! یہ منسٹر صاحب نے خود اعتراف کیا ہے کہ جو این ٹی ایس ہے، یہ جو بچے زیادہ نمبر لیتے ہیں تو ان کی وہ قابلیت سامنے آتی ہے، یہ بات تو انہوں نے کلیئر کر دی ہے، تو یہی میرا کوسچن ہے کہ اس ٹیسٹ میں جن بچوں نے Highly qualified کیا ہے، اس میں پہلے نہیں دوسرے نمبر پر جو بچہ تھا اس کو سلیکٹ نہیں کیا گیا اور 67 نمبر پر جو بچہ تھا، وہ سلیکٹ ہو گیا، میں نہیں سمجھا کہ یہ کس طرح کا این ٹی ایس ہے اور کیا میرٹ ہے؟ ذرا اس کی منسٹر صاحب وضاحت کر دیں، پھر میں آگے بات کرونگا۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں نام بتا دیتا ہوں، منسٹر! آپ کو۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، نام بتا دیں۔

سرداراورنگزیب نلوٹھا: یہ جی پہلے نمبر پر جو بچہ ہے، اس نے 88 مارکس لئے ہیں، اٹھاسی نمبر اس نے لئے ہیں، جو دوسرے نمبر پر بچہ ہے اس نے 81 نمبر لئے ہیں، Sarfaraz gul s/o Gul Khitab اس کا نام ہے، 53 نمبر پر ساجد حسین ولد محمد یعقوب، اس نے 51 مارکس لئے ہیں این ٹی ایس میں، یہ سلیکٹ ہو گیا ہے اور 81 والا سلیکٹ نہیں ہوا ہے۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): دیکھیں نلوٹھا صاحب! اس طرح ہے کہ آپ یہ ایف ایس سی میں لوگ Exam دیتے ہیں، Exam جب دیتے ہیں، اس کے بعد وہ ایٹا ٹیسٹ دیتے ہیں، ایٹا ٹیسٹ دے کر یہ میڈیکل کالجز میں جو لوگ جاتے ہیں یا جس طریقے سے یہ باقی کالجز میں جاتے ہیں، یہ اسی حساب سے ہوتا ہے، یہ Initial آپ کا سکریننگ ٹیسٹ ہے، کسی نے 83 نمبر لئے ہیں، کسی نے 68 لئے ہیں، کسی نے کچھ لئے ہیں، کسی نے کچھ لئے ہیں، وہ سکریننگ ہو کر، تو ٹاپ کے بندے اٹھا لیتے ہیں، ان کی پھر جو Actual qualification ہوتی ہے، اس کے حساب سے پھر ان کی پوزیشن جو ہے، پہلے نمبر کا بندہ پانچویں نمبر پر آسکتا ہے، پانچویں نمبر کا بندہ دوسرے نمبر پر جا سکتا ہے کیونکہ ان کی جو Credentials ہوتی ہیں، اس پر پھر ان کی Ranking ہوتی ہے، میں پھر Repeat کروں یہ پہلا جو این ٹی ایس کا ٹیسٹ ہے، یہ پہلے فیز کا جو Initial test ہوتا ہے اس کیلئے ہوتا ہے۔ یہ عاطف خان صاحب نلوٹھا صاحب کو ذرا اور بھی ڈیٹیل سے Explain کر دیں گے۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان۔

جناب محمد عاطف (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب۔ اس میں Normally یہ اکثر Confusion ہوتی ہے، لوگ ریزلٹ لے کے آجاتے ہیں کہ جی میرے تو این ٹی ایس میں اتنے مارکس ہیں تو مجھے کیوں نہیں سلیکٹ کیا گیا؟ لیکن اس میں ہوتا یہ ہے کہ جو بھی Criteria ہے اس میں میٹرک کے پھر ایف ایس سی کے، گریجویشن کے اور ماسٹرز اگر کسی نے کیا ہو تو ہر ایک کے اپنے اپنے مارکس ہوتے ہیں، ایک طرف وہ ٹوٹل کرتے ہیں، دوسری طرف جو این ٹی ایس میں انکے مارکس ہوتے ہیں، وہ ٹوٹل لگا کے پھر اس کا Aggregate نکالتے ہیں، مقصد یہ ہے کہ اگر صرف این ٹی ایس میں آپ ٹاپ کریں اور میٹرک

میں آپ کے بہت خراب مارکس ہوں، ایف ایس سی میں ہوں، بی اے میں ہوں تو دوسرے بندے کے اگر آپ سے این ٹی ایس میں نمبر کم بھی ہوں لیکن پورا جو آپ کا تعلیمی ریکارڈ ہے، اس میں وہ آپ سے بہتر ہو تو آپ سے اوپر آجاتا ہے۔ مطلب یہ صرف این ٹی ایس کے مارکس پر Depend نہیں کرتا، ٹوٹل آپ کے جو میٹرک سے لے کے ماسٹر لیول تک اس کا Average اور این ٹی ایس کا وہ لے کے، Average لے کے Aggregate پر جو اوپر آتا ہے پھر اسی کو سلیکٹ کیا جاتا ہے، صرف این ٹی ایس کے مارکس پر نہیں کیا جاتا۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ عاطف خان نے بھی بڑی اچھی وضاحت کی ہے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جس بندے کے 81 مارکس ہوئے ہیں تو ظاہر بات ہے کہ اس نے میٹرک میں بھی، ایف ایس سی میں بھی، بی ایس سی میں بھی اچھے نمبر لئے ہونگے، میری یہ درخواست ہے سپیکر صاحب! کہ میرا یہ کوسچن جو ہے یہ سٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے کیا جائے، ادھر منسٹر صاحب بھی بیٹھیں گے، سٹینڈنگ کمیٹی بھی بیٹھے گی اور یہ سارے جتنے، گیارہ آدمی بھرتی ہوئے ہیں، ایک کی میں نے آپ کو نشاندہی کر دی ہے، منسٹر صاحب کو نشاندہی کر دی ہے، اس میں ساری چیزوں کی وضاحت ہو جائے، دیکھا جائے کہ یہ اس بندے کے ساتھ آیا زیادتی ہوئی ہے یا نہیں ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینئر وزیر (صحت): مجھے کوئی ایشو نہیں ہے، یہ Specifically اگر طریقے کار یہ ہے، اگر یہ Specifically دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کا یا دوسرے یا تیسرے Candidate کا وہ دیکھ لینا چاہئیے، اس میں کوئی حرج نہیں ہے، مجھے کوئی ایشو نہیں ہے۔

Mr. Speaker: Okay ji. Is it the desire of the House that Question, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. The Question is referred to the Committee concerned. Question No. 5195, Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, oh sorry, Madam Uzma Khan.

آپ کا کونسا ہے؟ 5191، میڈم عظمیٰ خان۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ سر! میرا پہلا کوئسچن اس پر ہے، Sequence میں 5187 اس سے پہلے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ میڈم، جعفر شاہ صاحب، سوال نمبر 5185، موجود نہیں، لیپس، سوال نمبر 5186 موجود نہیں لیپس۔ جی میڈم عظمیٰ، 5187۔

* 5187 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع نوشہرہ میں میڈیکل کالج کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور تمام سٹاف بھی بھرتی ہو چکا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو تعمیر کب مکمل ہوئی، کل کتنا سٹاف ہے اور کب سے تنخواہیں لے رہا ہے، اب تک تنخواہوں کی مد میں کتنی رقم دی جا چکی ہے، نیز اب تک کالج بند رہنے کی کیا وجوہات ہیں اور اسے شروع کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر صحت): (الف) ضلع نوشہرہ میں میڈیکل کالج کی اپنی عمارت زیر تعمیر ہے اور زیادہ تر سٹاف بھرتی ہو چکا ہے

(ب) مذکورہ میڈیکل کالج کی اپنی عمارت عنقریب مکمل ہو جائے گی۔

نوشہرہ میڈیکل کالج اور تدریسی ہسپتال میں بھرتی شدہ سٹاف کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

نوشہرہ میڈیکل کالج: ڈاکٹر 66 نان ڈاکٹر 31۔

قاضی حسین احمد میڈیکل کمپلیکس نوشہرہ: مذکورہ بالا سٹاف 2014-07-01 سے تنخواہ لے رہا ہے اور اب تک =/158722745 روپے تنخواہ کی مد میں ادا ہو چکے ہیں۔ مذکورہ میڈیکل کالج کے بند رہنے کی اصل وجہ پی ایم اینڈ ڈی سی سے Non-recognition ہے جن کا عمل شروع ہے اور پی ایم اینڈ ڈی سی اتھارٹی نے 8 مارچ 2017ء کو مذکورہ میڈیکل کالج کا معائنہ کیا ہے اور منسٹری آف ہیلتھ اسلام آباد کو متذکرہ کالج کی Recognition کے لئے نوٹیفیکیشن کا کیس Submit کیا ہے، تاہم پشاور ہائی کورٹ نے طلباء کی آئینی درخواست پر داخلے کی اجازت دے دی ہے اور 100 طلباء و طالبات کا فرسٹ ائیر میں داخلہ ہو چکا ہے اور کلاسز 26 دسمبر 2016ء سے شروع ہیں۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اس میں تفصیل کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ ڈیپارٹمنٹ نے اس میں پھر خود ایڈمٹ کیا ہے کہ 2014ء میں یہاں اپوائنٹمنٹس ہوئی ہیں اور 2017ء تک اس میں 163 ڈاکٹرز اور 223 نان ڈاکٹرز جو ہیں تین سال سے تنخواہیں لے رہے ہیں Without any duty، جناب سپیکر! آگے یہ کہہ رہے ہیں کہ پی ایم ڈی سی سے اس لئے Recognition کا پرابلم تھا That's why ان سے ڈیوٹی نہیں لی گئی۔ پہلے تو مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ کروڑوں روپے کا اتنا فنڈ کیوں ایک بندے کو آپ دے رہے ہیں جس نے تین سال سے ڈیوٹی بھی نہیں کی، تو جناب سپیکر! اگر یہی Process recognition کا تھا، اتنا Slow process کہ تین سال میں ایک میڈیکل کالج Recognize ہو رہا ہے تو میرے خیال سے یہ تو کچھوے کی رفتار سے بھی کم ہوا، ہم دیکھتے آرہے ہیں، آج ایک میڈیکل کالج کھڑا ہوتا ہے پرائیویٹ اور Next day کو اس کی رجسٹریشن ہو جاتی ہے تو گورنمنٹ کا اس میں اتنا Delay کیوں رہا اور کیوں گھروں میں تین سال کے لئے تنخواہیں دی گئیں؟

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): دیکھیں، ایم پی اے صاحبہ نے سوال کیا ہے، کالج کی Recognition کے لئے آپ سٹاف کو Hire کرتے ہیں اور پھر ان کی جو Requirements ہیں وہ ساری آپ پوری کرتے ہیں تو اس حساب سے آپ Staff, equipments, facility یہ ساری آپ Develop کرتے ہیں۔ پی ایم ڈی سی آتا ہے چیک کرتا ہے وہ پھر اس کو Observation لگاتا ہے، Observation لگانے کے بعد آپ کو پھر ٹائم دیتے ہیں کہ آپ پھر اس کو Recognize کرنے کیلئے اور Facilities میں جو جو آپ کی Commitments ہیں، ان کو آپ پورا کریں، تو اس طرح نہیں ہو سکتا کہ آپ میڈیکل کالج کا سٹاف آپ Hire نہ کریں اور پی ایم ڈی سی کو بلائیں تو پی ایم ڈی سی آپ کو Recognition کرے گا ہی نہیں، وہ تب کرے گا جب آپ ایک Facility کو Develop کریں گے تو اس حساب سے جب ہم Continuously، ہم نے سٹاف Hire کیا، ہم نے Facility develop کی لیکن ان کی Requirements کچھ پہلے تھیں، کچھ دیر میں تھیں، اس حساب سے وہ ایشو چل رہا تھا، اس میں ابھی کورٹ میں بھی اس کا کیس چل رہا ہے اور پی ایم ڈی سی کے ساتھ ہمارا ابھی بھی وہ ایشو چل رہا ہے لیکن چونکہ

کورٹ کا ایشو ہے تو اس حساب سے ہے Otherwise پورا ہاسپٹل سٹارٹ ہے، ایڈمشنز ہو گئے ہیں، میں خود گیا ہوں میڈیکل کالج میں، میں سٹوڈنٹس سے ملا ہوں، انہوں نے Appreciate بھی کیا، بڑی اچھی Facility ہے تو کام چل رہا ہے، اس وقت اس میں کوئی ایشو نہیں ہے، پہلے تھوڑے بہت تھے لیکن چونکہ کورٹ نے ریلیف دیا تو اس حساب سے ابھی کالج چل رہا ہے جی۔

جناب سپیکر: جی میڈیم۔

Madam.Uzma Khan: Thank you satisfied Sir.

Mr. Speaker: Question No. 5195 Sardar Aurangzeb Nalotha sahib. 5191, Uzma khan.

* 5191 _ محترمہ عظمیٰ خان: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال، تیمر گرہ دیر لوئر میں ڈاکٹرز کے لئے رہائشی فلیٹس موجود ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو موجودہ فلیٹس کی کتنی تعداد ہے، الاٹمنٹ کا طریقہ کار اور اختیار کس کے پاس ہے، نیز مذکورہ فلیٹ کس کس کو الاٹ ہیں، رہائشی کا نام، عہدہ، شناختی کارڈ کاپی اور الاٹمنٹ کی تاریخ بمعہ الاٹمنٹ لیٹر کی کاپی فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال تیمر گرہ میں 16 عدد بنگلہ جات، 22 عدد کوارٹر اور دو کمروں پر مشتمل 12 فلیٹس موجود ہیں جن کی الاٹمنٹ کے لئے ایک لارجر کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ سپشلسٹ ڈاکٹرز اور دوسرے سینیئر ڈاکٹروں پر مشتمل ہے اور انکی سفارشات پر میڈیکل سپرنٹنڈنٹ مذکورہ بالا بنگلے اور کوارٹرز الاٹ کرتا ہے۔ تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

محترمہ عظمیٰ خان: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جناب سپیکر! اس پر مجھے کافی بحث کرنے کی بھی ضرورت ہے اور جناب سپیکر، اس کے ساتھ جو Relevant documents ہیں، مجھے اس کی بھی کوئی Authenticity نہیں لگ رہی۔ یہاں کوئی کمیٹی نہیں ہے، دیر لوئر کے اس ہاسپٹل میں کوئی کمیٹی نہیں ہے، ڈاکٹرز کی Accommodation کی الاٹمنٹ کے لئے۔ اس سے پہلے دیر بالا کے ایک ہاسپٹل کے حوالے سے میرا کوئسچن آیا تھا، وہاں بھی ہاسپٹل میں Non entitled لوگ ان Residences میں رہتے تھے جو صرف

ڈاکٹرز کے لئے مختص ہیں، دیر لوئر میں بھی یہی مسئلہ ہے کہ ڈاکٹرز کی Residence میں Non entitledلوگ رہ رہے ہیں اور جو ڈاکومنٹس انہوں نے پیش کئے ہیں, اگر یہ کوئسچن منسٹر صاحب کمیٹی کو ریفر کریں تو میں بتا سکتی ہوں، ان کو Prove کرکے دے سکتی ہوں کہ ایسی کوئی کمیٹی Exist نہیں کرتی اور اپنی من مانیاں ہیں، Non entitledلوگ رہ رہے ہیں۔ میری ریکویسٹ ہوگی ہیلتھ منسٹر صاحب سے کہ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینئیر وزیر (صحت): مجھے کوئی ایشو نہیں ہے، جی بالکل چلا جائے، Clarity آجائے۔ جو ہاسپٹل بنا ہے، وہاں کی Residences ہیں، اسی سٹاف کے حوالے ہونی چاہئیں باہر کا کوئی بندہ اس میں نہیں ہونا چاہیے اسی وجہ پرابلمز رہتے ہیں، عنایت خان صاحب نے بھی مجھے اس بات سے، ابھی چلتے چلتے جارہے ہیں، انہوں نے کہا ہے کہ ایشو ہے تو بالکل اس کو کمیٹی کو ریفر کریں اور جن کا حق ہے اسی کو ملنا چاہیے جی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that Question, asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The “Ayes” have it. Question No. 5195, Sardar Auragzeb Nalotha Sahib.

* 5195 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ آر ایچ سی موہری بڈبین، بی ایچ یو ہیرلاں، لنگڑیال، کالومیرا، تکیہ شیخاں، رجوعیہ ڈسپنسری چیڑھ، نلوٹھا، میرابالا، راہی کیالا پائین، اور ڈسپنسری چندو میرا کی عمارتوں کی حالت زار ناگفتہ بہہ ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت مالی سال 2015-16ء میں ان کی تعمیر و مرمت کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینئیر وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ صحت نے مندرجہ ذیل مراکز صحت کی مرمتی کا کام بذریعہ Integrated Health Project(ایم ایچ ایس ڈی پی) سال 17-2016ء کروانے کا پلان بنایا ہے جس کی مجاز اتھارٹی نے منظوری دے دی ہے جس کے تحت مندرجہ ذیل مراکز صحت کی مرمتی کا کام بذریعہ سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ جلد شروع کیا جائے گا۔

1۔ آر ایچ سی، موہری بڑبین

2۔ بی ایچ یو کالو میرا

3۔ سول ڈسپنسری چیڑھ

4۔ سول ڈسپنسری راہی

5۔ سول ڈسپنسری کیالہ پائیں۔

مزید برآں مندرجہ ذیل مراکز صحت کی مرمتی کا کام محکمہ صحت مالی سال 18-2017ء بذریعہ Integrated Health Project (ایم ایچ ایس ڈی پی) کروانے کا اردہ رکھتا ہے۔

1۔ ہیر لاں 2۔ لنگڑیال 3۔ بی ایچ یو تکیہ شیخاں 4۔ بی ایچ یو رجوعیہ 5۔ سول ڈسپنسری چندو میرا

مزید برآں گاؤں نلوٹھا یا ضلع ایبٹ آباد میں محکمہ صحت کا نلوٹھا نام کا کوئی مرکز صحت موجود نہیں ہے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! اس میں جو میرے حلقے میں بی ایچ یو اور ڈسپنسریاں چار پانچ تھیں، پہلے بھی ایک دفعہ میں یہ کوئسچن لایا تھا اور منسٹر صاحب نے یہ وعدہ کیا تھا کہ 18-2017ء میں اس کی Repairing جو ہے وہ ہم شامل کرلیں گے اور ابھی تک وہ نہیں ہوئی ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ جو وعدہ منسٹر صاحب نے اس سے پہلے بھی کیا تھا، اگر آج پھر اس کی یقین دہانی آپ کے سامنے کرادیں تو مجھے تسلی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینیئر وزیر صحت: جی، Actually یہ ہے کہ چونکہ پیسے لوکل گورنمنٹ کو جارہے ہیں اور پیسوں کی Constraint ہے تو اس وجہ سے یہ اور باقی جو تھے بی ایچ یوز پورے صوبے میں، ہمارا ارادہ تھا کہ ان کو ہم تھوڑا سا ہم ٹھیک کریں لیکن زیادہ پیسے لوکل گورنمنٹ کو جارہے ہیں، لوکل گورنمنٹ کی

Responsibility ہے، اس کو ہم پی اینڈ ڈی میں بھی لے کے چلے گئے، فنانس میں بھی، ان کی بھی یہ رائے تھی کہ بی ایچ یوز کی جو Strengthening ہے یا ان کی Face lift ہے یا ان کی جو Facility ہے، ان کے پاس جو فنڈنگ ہوتی ہے یہ اس سے کی جائے تو اس حوالے سے تو اب یہ ان کی Responsibility ہے لیکن Commitment میں یہ کر سکتا ہوں کہ ان شاءاللہ الیکشن کے بعد پھر ہماری حکومت آنی ہے تو اس میں میں کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! میں تو سمجھتا تھا کہ یہ بڑے سیریس منسٹر ہیں، زور آور منسٹر ہیں لیکن بالکل بے جان، بے جان ایک لاچار منسٹر لگ رہے ہیں، مجھے سمجھ نہیں آتی ہے کہ اپنی ذمہ داری، لوکل گورنمنٹ یا ضلعے کے پاس کیا ہوتا ہے اور جو ہمارا ضلع ہے، اس کا اس وقت تک، جب سے الیکشن ہوئے ہیں ایک پائی بھی وہاں پر مشتاق غنی صاحب نے نہیں لگنے دی ہے تو اس لئے میں یہ گزارش کرتا ہوں (مداخلت) نہیں آپ سے کہ آپ مہربانی کریں اور ان ڈسپنسریوں کے لئے آپ اپنی طرف سے، صوبائی حکومت کی طرف سے اعلان کریں تاکہ ان کی بہت خستہ حالت ہے ان ڈسپنسریوں کی، یقین جانیں سپیکر صاحب! گر گئی ہیں چند ڈسپنسریاں، چار دیواری ان کی نہیں ہے، دروازے نہیں ہیں، ڈاکٹر بے چارہ بیٹھ نہیں سکتا ہے، میڈیکل ٹیکنیشن وہاں پہ جا کے کس طرح مریضوں کو وہ Attend کرے گا؟

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینیئر وزیر صحت: سپیکر صاحب! نلوٹھا صاحب کی بات بالکل ٹھیک ہے لیکن ہمیں ایشو یہ آرہا ہے کہ لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں وہ بالکل کلیئر لکھا ہے کہ ان کو پراونشل گورنمنٹ فنڈز بھی دیتی ہے کہ آپ کی یہ جو Facilities ہیں اس میں Repair ہو یا جو ہو، اس میں آپ پیسے لگائیں تو ہم نے جب یہ کیس، مختلف جگہوں میں ہمیں یہ ایشوز آرہے ہیں، تو ہم نے چاہا کہ ذرا اس کی حالت ٹھیک کی جائے لیکن انہوں نے کہا ہے کہ پیسے Already لوکل گورنمنٹ کو جا رہے ہیں، بہر حال میں یہ نوٹ کر لیتا ہوں، میں ڈیپارٹمنٹ سے پھر بھی اس میں فنانس اور باقی بھی تھے، تو اس میں پھر ڈسکشن کرینگے کہ کس طریقے سے یہ بی ایچ یوز جہاں جہاں پر ان کی ضرورت ہے، صرف ان کے نہیں ہیں پورے صوبے کے مختلف اور اضلاع میں بھی ہیں، تو

اس کو ہم کس طریقے سے ٹھیک کر سکتے ہیں؟ تو ہم دیکھ لیتے ہیں ان شاءاللہ، Commitmentاس لیول پہ کوئی کلیئر اسی وجہ سے نہیں کر رہا کہ فنانس نے Already، پی اینڈ ڈی نے کہا تھا لیکن ایک دفعہ پھر میں Tackle کرلوں گا، Take up کرلوں گا کہ کس طریقے سے اس کو ہم، اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شکریہ جی نیکسٹ 5196، یہ کوئسچنز آور ہے جی، کوئسچنز آور ختم ہو جائے، اس کا ٹائم ہے۔ 5196، محمد شیراز خان، محمد شیراز خان جی۔

* 5196 _ جناب محمد شیراز: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2013ء سے تاحال ضلع صوابی کے ہسپتالوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جولائی 2013ء سے تاحال پی کے 35,34,33,32 اور 36 صوابی میں کن کن ہسپتالوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، ان میں کتنا کام ہوا ہے اور کتنا کام باقی ہے، تفصیل فراہم کی جائے۔ نیز مذکورہ ہسپتالوں میں بھرتی شدہ ملازمین کے نام، گریڈ، سکونت، ڈومیسائل اور تعلیمی قابلیت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ ضلع صوابی میں مندرجہ ذیل ہسپتالوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے:

1۔ کیٹیگری ڈی ہسپتال، کالو خان۔ 2۔ آر ایچ سی، بیکا۔ 3۔ آر ایچ سی، جھنڈہ۔ 4۔ آر ایچ سی، زیدہ۔

مندرجہ بالا ہسپتالوں میں بھرتی شدہ لوگوں کی مکمل لسٹ درج ذیل ہے:

CAT-D HOSPITAL KALU KHAN				
S.No	**Name**	**Designation**	**BPS**	**Residence/Domcial**
1	Mr.Fawad Ahmad	JCT Anesthesia	12	Kernal Sher Kali,Swabi
2	Said Bahar	JCT Pathology	12	Dhobian, Swabi
3	Muhammad IIyas	JCT Pathology	12	Yer Hussain.Swabi
4	Aurang Zeb	JCT Pathology	12	Chamkani. Peshawar
5	Shah Fahad	JCT Pathology	12	Bhai khan.Mardan
6	Shahab Ali	Sweeper	03	Kalu khan.Swabi
7	Majid Ali	-do-	03	Yer Hussain.Swabi

8	Akhtar Munair	-do-	03	Taraki,Swabi
9	Nizar Ali	Ward Orderly	04	Tarlandi,Swabi
10	Hazrat Bilal	-do-	04	Tarlandi.Swabi
11	Muhammad Tehseen	-do-	04	Taraki,Swabi
12	Hazrat Uzair	-do-	04	Kernal sher kali, Swabi
13	Nizar Ali	Sweeper	03	Kalu khan,Swabi
14	Shahab Ali	-do-	03	Kalu khan,Swabi
RHC BEKA				
S.No	**Name**	**Desigation**	**BPS**	**Residence/Domcial**
1	Muhammad Awais	JCT Surgical	12	Taro Jaba,Noshera
2	Adnan Hussain	JCT Pathology	12	Jamal Abad.Swabi
3	Hassan Zeb	JCT Dental	12	Manari bala.Swabi
4	Sharafat khan	JCT Pharmacy	12	Manki, Swabi
5	Numan khan	JCT Pharmacy	12	Lahor,Swabi
6	Naveed khan	Driver	06	Beka, Swabi
7	Naghima	PHC(EPI)	12	Manki, Swabi
8	Basit Ali	Dental Attendant	04	Tordhre,Swabi
9	Shah Faisal	Mali	03	Beka,Swabi
BHU JHANDA				
S.No	**Name**	**Desigation**	**BPS**	**Residence/Domcial**
1	Waqar Ali	JCT Surgical	12	Permuli. Swabi
2	Alam Zeb	JCT Pathology	12	Inyat khel, Swabi
3	Anwar Iqbal	JCT Pharmacy	12	Sodher.Swabi
4	Muhammad Sajjad	Driver	06	Pabani,Swabi
5	Yousef Zada	PHC(EPI)	12	Jehanda, Swabi
6	Farman Ali	Mali	02	Jehanda, Swabi
7	Irfan Bahadar	Dental Attendant	04	Jehanda ,Swabi

جناب محمد شیراز: شکریہ جی، جناب سپیکر! میرا یہ کوئسچن ہے، اس میں "ب" جز جو ہے، اس میں اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو جولائی 2013ء سے تاحال پی کے 35,34,33,32 اور 36، سر! اس سے 31 کو ہٹایا گیا ہے، میں نے جو کوئسچن کیا، اس میں میں نے 31 کی تفصیل بھی مانگی ہے لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ پی کے 31 جو ہے، اس کو اس سے Delete کیا گیا ہے، اس کے بعد کن کن ہسپتالوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے، ان میں کتنا کام ہوا ہے اور کتنا کام باقی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ نیز مذکورہ ہسپتالوں میں بھرتی شدہ ملازمین کے نام، گریڈ، سکونت، ڈومیسائل اور تعلیمی قابلیت کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟ جناب سپیکر! یہ کوئسچن نامکمل ہے جو انہوں نے جواب دیا ہے، اس میں Main چیز جو ہے مثال کے طور پہ جو ہسپتال اپ گریڈ ہوئے ہیں، ان میں میرے حلقے میں میرے گاؤں کا ہسپتال اپ گریڈ ہوا ہے لیکن افسوس کی بات ہے اس کوئسچن کا مقصد بھی یہ تھا کہ اگر اس کا کام مکمل نہیں ہوا، اس کی تفصیل اس لئے نہیں دی گئی ہے کہ میرے علم میں یہ بات آئی ہے جناب منسٹر صاحب! کہ ٹوپی ہسپتال میں 30 فیصد کام بھی نہیں ہوا لیکن اس کے باوجود بھی کلاس فور کی بھرتیوں کے لئے ایس این ای جو ہے وہ ڈسٹرکٹ سے ادھر بھیجی گئی ہے۔ میرا اسمبلی کی وساطت سے یہ کوئسچن ہے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک اس میں ممبران اسمبلی کی کمیٹی تشکیل دی جائے، دو تین آدمیوں کی، وہ موقع پر جا کر اس کا ملاحظہ کریں کہ آیا ہسپتال کا کتنا کام ہوا ہے، اگر 30/25 فیصد کام نہیں ہوا ہے تو کس لئے ایس این ای؟ اسی طرح میرے حلقے میں اس سے پہلے بھی گدون اسٹیٹ میں ٹیکنکل کالج جو ہے تو کلاس فور کے لئے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اپنے کوئسچن تک محدود رہیں، جو آپ کا کوئسچن ہے، Kindly اس کے مطابق آپ بات کریں۔

جناب محمد شیراز: نہیں، میرا کوئسچن یہ ہے۔

جناب سپیکر: آپ رولز کو بھی وہ کریں ناں،، پلیز، جو آپ نے کوئسچن کیا ہے، اس کے مطابق آپ بات کریں شہرام خان۔

جناب محمد شیراز: نہیں نہیں کوئسچن جو میں نے کیا ہے سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی، آپ۔

جناب محمد شیراز: نہیں نہیں میری بات پوری طرح سنیں۔

جناب سپیکر: آپ رولز کے مطابق، آپ کا جو کوسچن ہے، آپ اس کے مطابق بات کریں۔

جناب محمد شیراز: میں نے جو کوسچن کیا ہے، بات تو وہی آتی ہے، اگر میں نے محکمہ صحت سے وزیر صحت سے یہ سوال کیا ہے، تقریباً بات تو یہی آجاتی ہے ناں کہ اگر آپ بھرتیوں کے لئے خواہ کوئی محکمہ بھی ہے تو آپ کس طرح، مثال کے طور پر میرا ابھی کوسچن ہے منسٹر صاحب سے کہ یہ زیادتی کیوں ہو رہی ہے کہ آپ انصاف اور میرٹ کی بات کر رہے ہیں، اگر ایک کام ہوا ہی نہیں ہے تو آپ کس طرح اس کی مکمل تفصیل دیتے ہیں؟

Mr .Speaker: Ji, Shahram Khan, Okay, okay, tahnk you. Shahram Khan.

سینیئر وزیر (صحت): شیراز خان نے بات کی ہے، ایک تو یہ ہے کہ جو ہسپتال Complete ہو چکے ہیں، ان کی لسٹ Available ہے، باقی پہ کنسٹرکشن جاری ہے اور جو ہسپتال ہیں ان کی ڈیٹیلز جو آر ایچ سی ہیں ان کی ڈیٹیلز دی گئی ہیں، باقی تو Under contstruction ہیں، یہ ٹوپی کی بات کر رہے ہیں، بالکل ٹوپی کا ہسپتال Under Construction ہے، یہ چاہتے ہیں کہ یہ اور میں بالکل وزٹ کریں، اگلے ہفتے آپ اور میں ٹائم رکھ لیں گے، وہاں پر وزٹ کر لیں گے، ایک تو یہ ہے کہ Seventy percent hospital complete یا بلڈنگ Complete ہو گی تب ہی جا کے ایس این ای آئے گی، ایس این ای ڈیپارٹمنٹ سے فنانس جائے گی اور فنانس اس کی Approval دے گا، ابھی تک فنانس سے کوئی Approval نہیں آئی ہے اور نہ فنانس نے اس کے بارے میں کچھ کہا ہے۔ جہاں تک آپ کے ہسپتال کے وزٹ کی بات ہے، وہ بالکل آپ کے ساتھ شیئر کی جائے گی اس میں ایسی کوئی بات ہے ہی نہیں، جو ہسپتال اپ گریڈ ہو چکے ہیں، سٹارٹ ہو چکے ہیں، ان کی لسٹ، ان کے نام ہیں، جو ابھی تک Complete ہی نہیں ہوئے تو وہ تو اپ گریڈ نہیں ہوئے، اس وقت تک جب تک ان کی کنسٹرکشن کمپلیٹ نہ ہو جائے۔ آپ میرے ساتھ ٹائم رکھ لیں، میں اور آپ وزٹ کریں گے، دیکھ لیں گے، جہاں پہ آپ کو کمزوری لگتی ہے، جہاں پہ آپ کا اعتراض ہے، جہاں پہ آپ رائے دے سکتے ہیں کہ جی یہاں پہ یہ Improvement چاہیے، میرے لئے خوشی کی

بات ہو گی، میں آپ کے ساتھ جب بھی چاہے اگلے ہفتے میں آپ کے ساتھ وزٹ وہاں پر رکھوں گا، ڈی ایچ او کو بھی بلالیں گے، آپ کے ساتھ وزٹ رکھ لیں گے۔ سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی جی شیر از خان، شیر از خان! ادھر۔

جناب محمد شیر از: جی سپیکر صاحب! منسٹر صاحب نے جو فرمایا ہے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایس این ای کی منظوری نہیں ہوئی ہے لیکن کام ابھی 30 فیصد تک نہیں ہوا ہے، تو ایس این ای بھیجی کس طرح ہے ڈسٹرکٹ سے یا ادھر سے آئی کیوں ہے؟ میں تو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شیر از خان، میرے خیال میں آپ کا کوسچن پرانا ہے اور آپ خود بھی گئے ہیں، کوئی نزدیک کے دنوں میں؟

جناب محمد شیر از: میں گیا ہوں سر!

جناب سپیکر: ویلکم، پھر شہرام خان نے آپ کو بتایا آپ وزٹ کریں۔

جناب محمد شیر از: میرا گاؤں ہے اصل میں، میں تو یہی کہنا چاہتا ہوں، دوسرا سر! میں نے یہ تمام گریڈز کی تفصیل مانگی ہے، مثال کے طور پر 32، 33 یا 34 سے میرا کوئی نہیں ہے لیکن میں نے 31، 35، 36 کیلئے میں نے سب حلقوں کی یہ تفصیل مانگی ہے کہ مجھے کلاس فور سے لے کر سب کی تفصیل فراہم کی جائے لیکن اس میں اگر آپ جواب دیکھیں تو انہوں نے مجھے نہ کلاس فور کی تفصیل دی ہے کہ کہاں کا بندہ کہاں پر بھرتی ہوا ہے؟ تو میں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو تفصیل ہے یا جو ایس این ای آئی ہے، منظور تو ابھی تک نہیں ہوئی ہے لیکن آئی کس طرح ہے؟ میرا تو یہی مقصد ہے کہ اسی طرح کئی محکمہ جات ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایک چیز ابھی آئی بھی نہیں ہے، ابھی آئی بھی نہیں ہے تو میرے خیال میں ابھی تو کچھ چیز ہے بھی نہیں۔

جناب محمد شیر از: ایس این ای آئی ہے ناں۔

جناب سپیکر: شہرام خان پلیز، شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): سپیکر صاحب، میں پھر Repeat کرتا ہوں شیر از خان کے لئے، دیکھیں میں اور آپ چلے جائیں گے، ایس این ای تب مؤو ہوتی ہے جب سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ ان کو کوئی لیٹر دیتا ہے، اس

لیٹر کے بغیر اگر کوئی ایس این ای بھیج بھی دے 70 یا 80 فیصد کا سرٹیفیکیٹ نہ ہو ایس این ای Process ہی نہیں ہو سکتی، وہ فنانس اس کو Approve ہی نہیں کرتا، اس کو Consider ہی نہیں کرتا تو میں آپ کو پھر کہہ رہا ہوں، ایس این ای کی منظوری نہیں ہوئی، آپ چاہتے ہیں میں آپ کے ساتھ اگلے ہفتے ٹائم Set کر لوں اور آپ وزٹ کر لیں، وزٹ کرنے کے بعد آپ وہاں پر چیک کر لیں، آپ کا کوئی Reservation ہے تو وہ بھی دیکھ لوں گا، مجھے کوئی ایشو نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی نیکسٹ، یہ آخری کوسچن ہے، سردار اورنگزیب نلوٹھا، اس کے بعد آپ کو موقع دیتے ہیں، یہ کوسچنز آور ختم ہو جائے گا۔

سینیئر وزیر (صحت): ٹھیک ہے جی، زہ بہ تا سو سرہ لاڑ شم۔

جناب سپیکر: 5197، سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، پلیز، نلوٹھا صاحب، پلیز۔

جناب محمد شیراز: سردار صاحب! بات میں مکمل کروں، سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔

جناب محمد شیراز: آپ میری بات سمجھنے کی کوشش کریں۔

جناب سپیکر: آپ کا ٹائم ہو گیا ہے، آپ کے ساتھ ڈسکشن ہو گئی اور آپ۔

جناب محمد شیراز: نہیں جی، یہ ٹائم کی بات نہیں ہے، مطمئن کریں گے تو تب میرا کوسچن ختم ہو گا۔

جناب سپیکر: یہ اس طرح، کیا آپ کو کوئی اطمینان۔۔۔۔

جناب محمد شیراز: منسٹر صاحب مجھے مطمئن کرے گا، میں مطمئن ہوں گا، لوگوں نے مجھے ادھر بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کو بھیجا ہے تو آپ کو رولز کے تحت بھی چلنا ہو گا، آپ مجھے وہاں سے Instruct نہ کریں، پلیز۔

جناب محمد شیراز: سر، رولز کے تحت ہی چلتا ہوں، منسٹر صاحب مجھے مطمئن کرے گا، اس کے بعد اگلا کوسچن آپ لیں۔

جناب محمد شیراز: وہ کیا آپ کو مطمئن کریں؟

سینیئر وزیر (صحت): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جی،جی شہرام خان۔

راجہ فیصل زمان: سر،اس مسئلے کا حل،ایک منٹ، سر،ایک منٹ۔

جناب سپیکر: جی،جی،ایک چیز ابھی ہے بھی نہیں اور ایک ہوا میں تیر مار رہے ہو تو یہ کوئی طریقہ تو نہیں ہے۔

سینیئر وزیر (صحت): ایک بات کرلوں،اس طرح ہے، میں پھر شیراز خان Repeat کرتا ہوں، میں اور آپ اگلے ہفتے ہسپتال کا وزٹ رکھ لیتے ہیں، چلے جاتے ہیں، سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ بھی ہوگا، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ بھی ہوگا،آپ ہوں گے، میں ہوں گا، وہاں پہ جاکے چیک کرتے ہیں،آپ کا کوئی اعتراض ہے، گراؤنڈ پہ کرلیں، وہاں پہ میں ٹھیک کردوں گا،ایک چیز Approve ہی نہیں ہوئی، Process نہیں ہوئی، Approval نہیں ہوئی، اگر Approve ہو جائے تو آپ کا اعتراض، Approve ہی نہیں ہوئی جہاں پر آپ کا اعتراض ہے، ادھر آپ اپنی انگلی رکھیں کہ یہاں پر میرا اعتراض ہے، وہ میں آپ کو وہیں پر ٹھیک کرکے بتادوں گا اور ڈیپارٹمنٹ بھی ہوگا کیونکہ کام تو سی اینڈ ڈبلیو کا ہے، جب تک سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ سرٹیفکیٹ نہیں دے گا، ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اگر Move بھی کرے گا، وہ فائل Approve ہی نہیں تو اگلے ہفتے Tuesday, Wednesday, Thursday،ایک دن رکھ لیں گے، ٹوپی میں بھی آجاؤں گا، آپ بھی آجائیں گے، ہم چکر لگالیں گے، آپ کے سامنے ہوگا اور آپ کے سامنے Clarity آجائے گی، اس میں کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ جو آپ کو جو بھی ڈیٹیل چاہیئے ہوگی جو بھی آپ کو ڈیٹیل چاہیئے ہوگی، ادھر ہی میں ڈی ایچ او کو یا ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دوں گا، وہ بھی آپ کو Provide کردینگے، آپ کو کوئی اعتراض ہو مجھے اس وقت کہہ دیں، میری طرف سے کوئی ایشو آپ کو نہیں ہوگا، میں گارنٹی کرتا ہوں، زه ایم کنه، زه ایم کنه ته ولے غم کوے ؟

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، جی نلوٹھا صاحب۔

* 5197 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2015-16ء اور 2016-17ء کی اے ڈی پی میں پی کے 47 اور 48 مختلف سکیموں کی منظوری دی گئی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مالی سال 16-2015ء اور 17-2016 ء کی اے ڈی پی میں پی کے 47 اور 48 میں کتنی سکیموں کی منظوری دی گئی، جاری اور اے ڈی پی سکیموں کی نوعیت اور روڈ کی مد میں جن جن سکیموں کو پایا تکمیل تک پہنچایا گیا یا کام جاری ہے، کی تفصیل نیز فنڈ کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب خلیق الرحمان (وزیر منصوبہ بندی و ترقیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ مالی سال 2015-16ء اور 17-2016ء کی اے ڈی پی میں بعض صوبائی محکموں نے اپنی ترجیحاتی سکیموں کو شامل کیا ہے، جن میں ضلعوں کے علاوہ بعض شعبہ جات میں پی کے 47 اور 48 کے لئے بھی مختلف سکیموں کی منظوری دی گئی ہے۔

(ب) مالی سال 16-2015ء اور 17-2016ء کی اے ڈی پی میں شامل پی کے 47 اور 48 کی سکیموں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! یہ جو تفصیل دی گئی ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، نلوٹھا صاحب پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: یہ جو تفصیل مجھے دی گئی ہے اے ڈی پی کی سکیموں کی، میں صرف ایک سکیم کی بات کروں گا، نہ آپ کا وقت ضائع کروں گا، نہ منسٹر صاحب کا، منسٹر صاحب ذرا مجھے یہ بتادیں کہ ایک واٹر سپلائی سکیم نگلی دھمتوڑ فیزون کی انہوں نے اس میں، جو اے ڈی پی سکیمیں انہوں نے دی ہیں، اس میں تفصیل بتائی ہے، 6.216 ملین اس کے لئے پیسے رکھے گئے ہیں اور لکھا گیا ہے کہ Work in progress تو ذرا مجھے اس کی یہ تفصیل بتادیں، تو اس کی یہ ذرا تفصیل بتادیں کہ Work in progress ہے، کتنا کام اس پہ ہوا ہے اور باقی کام کب تک مکمل کیا جائے گا؟ صرف ایک سکیم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان، شہرام خان پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شہرام خان کا نہیں ہے جی، وزیر منصوبہ بندی کا کوئسچن ہے۔

سینیئر وزیر (صحت): مجھے تفصیل مل گئی ہے سپیکر صاحب! یہ کسی اور کا ہے۔

جناب سپیکر: جی کس کا؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: وزیر منصوبہ بندی۔

جناب سپیکر: عاطف خان، یہ کس کا؟

سردار اورنگزیب نلوٹھا: وزیر منصوبہ بندی وترقیات خیبر پختونخوا۔

Mr. Speaker: Who is the concerned?

سینئر وزیر (صحت): منصوبہ بندی اور ترقیات۔

جناب سپیکر: خلیق، جی جی خلیق صاحب، خلیق صاحب۔

سینئر وزیر (صحت): بنه دا دوئ دی نو اووایه کنه۔

وزیر منصوبہ بندی وترقیات: نو ما خو ورته آواز ورکړونو، جناب سپیکر! اس میں تو جو ڈیٹیل لکھی ہوئی ہے، یہ کافی پرانا کوسچن ہے، ابھی اسمبلی میں آیا ہے جو میرے پاس ڈیٹیل ہے، اس کے مطابق تقریباً اس کا جو Expenditure مارچ تک 31 مارچ تک ہوا تھا، وہ تقریباً 2.124 ملین ہے اور اگر اس میں ان کو ڈیٹیل چاہیئے تو اس کے لئے یہ ٹائم میرے ساتھ رکھ لیں، تو یہ ہے کہ بیٹھ کے Further ڈیپارٹمنٹ کو بھی بلا لیں گے اور تفصیلاً اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! اس طرح میں راضی نہیں ہوں گا کہ میرے ساتھ بیٹھا جائے، سپیکر صاحب! ایک روپیہ موقع پر نہیں لگا ہے، ایک روپیہ جو یہ کہہ رہے ہیں ناں 2.124 خرچ ہو گئے ہیں، کوئی پیسہ خرچ نہیں ہوا ہے، میں یہی کہتا ہوں یہ سکیم ہے کدھر، کاغذوں میں تو ہے موقع پر کیوں نہیں ہے؟ اس پر حیرانگی کی بات ہے جب ہم کوئی سوال کرتے ہیں تو آگے سے ایسے جواب آجاتے ہیں، اب میرا تو حلقہ ہے، مجھے ایک ایک گاؤں کا ایک ایک محلے کا پتہ ہے، اگر صوبے کے کسی اور ایم پی اے کو نہیں پتہ ہے تو مجھے پتہ ہے، تو میں منسٹر صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ یہ جو پیسے آپ نے دیئے ہیں، اس میں جو پیسے آپ نے رکھے ہیں اس پیپر میں، اس کے 50 پرسنٹ مجھے دیں گے تو میں راضی ہو جاؤں گا، پورے نہ دیں 50 پرسنٹ اس سکیم کیلئے دے دیں، اگر نہیں دیں گے سپیکر صاحب، تو پھر یہ پریس والے، میڈیا والے بیٹھے ہیں کہ ایک ممبر صوبائی اسمبلی کے ساتھ جو مذاق اس سوال میں کیا گیا ہے تو یہ زیادتی ہے، اس کا فیصلہ آپ نے کرنا ہے، پہلے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو میرا مطالبہ ہے آپ پورا کروائیں گے، اس میں انہوں نے 60 ملین روپے رکھے ہیں، مجھے جو تفصیل دی ہے، 60 ملین نہ دیں، 30 ملین مجھے دے دیں، اگر 30 ملین نہیں دیں گے تو

سپیکر صاحب! آپ نے مجھے یہ جواب دینا ہے کہ میرے ساتھ میرے حلقے کے عوام کے ساتھ یہ مذاق کیوں کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی خلیق صاحب۔

وزیر منصوبہ بندی و ترقیات: جناب سپیکر، جو میرے پاس ڈیٹیل ہے، اس کے مطابق تو یہی سیچویشن ہے کہ اس پہ Expenditure ہوا ہے لیکن اگر ممبر صاحب کی تسلی نہیں ہوتی ہے تو اس کو ریفر کر دیں کمیٹی میں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کمیٹی میں ریفر کریں؟ ویسے آپ بڑے بادشاہ آدمی ہیں۔

Is it the desire of the House that the Question asked by the honourable Member, may be referred to the Committee concerned? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

5185 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ضرورت کی بنیاد پر صوبے کے دور دراز پسماندہ علاقوں میں صحت کی سہولیات کی فراہمی کا ذمہ دار ہے اور اس سلسلے میں ضرورت کی بنیاد پر ہسپتال، صحت مراکز اور ڈسپنسری قائم کرتا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو بالائی سوات کے دور افتادہ علاقہ جات جو کہ بحرین سے شروع ہو کر کالام تک وسیع علاقہ پر محیط ہے اور ہزاروں لوگ وہاں رہائش پذیر ہیں، اس علاقے میں ضرورت کی بنیاد پر بی ایچ یوز کا موزوں مقام پر قیام حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے اور اس پر عملی کام کب شروع ہو سکے گا تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر صحت): (الف) اس سلسلے میں عرض ہے کہ چونکہ صوبے میں رائج نئے مقامی حکومتی نظام کے تحت ضلع میں تمام پرائمری ہیلتھ کیئر سہولتوں کے قیام کا اختیار ضلعی حکومتوں کو منتقل

کیا گیا ہے،اس لئے صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی ضرورت کی بنیاد پر بنیادی مراکز صحت کی تعمیر اور اس کیلئے فنڈز وغیرہ کا بندوبست اب ضلعی حکومت کا کام ہے۔

(ب) ان بالائی علاقہ جات میں مندرجہ ذیل ہسپتال کام کر رہے ہیں:

1۔سول ہسپتال مدین	2سول ہسپتال کالام
3۔بی ایچ یو بحرین	4بی ایچ یو چھیل
5۔بی ایچ یو لائی کوٹ	6۔بی ایچ یو تیراح
7۔بی ایچ یو گبرال	8۔سول ڈسپنسری اشو

9۔سول ڈسپنسری اتروڑ۔

مندرجہ بالا ذکر شدہ مراکز صحت بالائی علاقہ جات میں صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی کیلئے کافی ہیں جب کہ ضرورت کی بنیاد پر نئے پرائمری ہیلتھ کیئر کی سہولتوں کا قیام اب ضلعی حکومت سرانجام دے گی،اس کے علاوہ مدین ہسپتال کی دوبارہ تعمیر کی منظوری ہو چکی ہے اور کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: وہ تو لیپس اور دوسرا ہے 5186، جعفر شاہ صاحب۔

5186 _ جناب جعفر شاہ: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سول ہسپتال مدین کی عمارت سال 2010ء کے سیلاب میں تباہ ہو چکا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سال 12-2011ء کی اے ڈی پی میں اس کیلئے رقم مختص کی گئی تھی؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ کئی سال گزرنے کے بعد سال 2015ء میں اس کے ٹینڈرز ہو چکے ہیں؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ منصوبے کی موجودہ حیثیت کیا ہے، اب تک اس پر کام کیوں شروع نہیں کیا گیا، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) اس سلسلے میں عرض ہے کہ سول ہسپتال مدین کی دوبارہ تعمیر کاری کیلئے اے ڈی پی سکیم سال-2011 12ء میں منظوری ہوئی تھی لیکن ہسپتال کے لئے موزوں زمین کے انتخاب اور اس کا محکمہ صحت کے نام بروقت انتقال نہ ہونے کی وجہ سے اس پر کام 2015ء تک شروع نہ ہو سکا، اسی طرح یہ منصوبہ سال 2015-16ء میں 18 اگست 2015ء کو 401/420 ملین روپے کی نظرثانی لاگت کے ساتھ منظور ہوا جس کی Administrative approval 9 ستمبر 2015ء کو جاری کی گئی ہے اور اس کے ٹینڈر بھی محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے کئے ہیں اور زمین کے حصول کے لئے 68.430 ملین روپے بھی محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو ضلع سوات کے پاس جمع کر دیئے ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ سی اینڈ ڈبلیو نے ورک آرڈر 6 اکتوبر 2016ء کو دو ٹھیکیداروں ایم ایس زین العابدین اینڈ سنز اور پیر محمد اینڈ کو کو جاری کر دیئے ہیں اور محکمہ سی اینڈ ڈبلیو کی رپورٹ کے مطابق منصوبے پر کام جاری ہے۔

2440 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع نوشہرہ میں قاضی میڈیکل کمپلیکس کالج و ہسپتال بنا ہے، جس میں مختلف آسامیوں پر بھرتی بھی ہو چکی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ میڈیکل کمپلیکس میں بھرتی شدہ افراد کے نام، پتہ، ڈومیسائل اور ٹیسٹ وانٹرویو کے طریقہ کار Criteria کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ نوشہرہ میڈیکل کالج این ایم سی میں جون و جولائی 2015ء میں مختلف پوسٹوں پر تعیناتیوں کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی، مذکورہ بالا بھرتیاں ذیل طریقہ کار کے تحت کی گئی ہیں:

1۔ پبلک سروس کمیشن، خیبر پختونخوا سے باقاعدہ این او سی لی گئی ہے۔

2۔ اخبارات میں اشتہار دیا گیا ہے۔

3۔ اہل امیدواروں کو انٹرویو کیلئے بلایا گیا۔

4۔ انٹرویو مقررہ کمیٹی نے لیا ہے۔

5۔ کامیاب امیدواروں کو مجاز حکام کی منظوری کے بعد بھرتی کیا گیا ہے، کامیاب امیدواروں کو مجاز حکام کی منظوری کے بعد بھرتی کیا گیا ہے۔

2441 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر صحت از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع نوشہرہ میں قاضی میڈیکل کمپلیکس کالج و ہسپتال بنا ہے جس میں کلاس فور کی آسامیوں پر بھرتی ہوئی ہے;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ نو تعمیر شدہ میڈیکل کمپلیکس میں بھرتی ہونے والے کلاس فور افراد کی لسٹ فراہم کی جائے، نیز کلاس فور ملازمین کس کی سفارش پر بھرتی ہوئے ہیں اور ان کا تعلق کس کس حلقے سے ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر صحت): (الف) جی ہاں۔

(ب) قاضی میڈیکل کا کمپلیکس ضلع نوشہرہ میں بھرتی ہونے والے کلاس فور افراد کی لسٹ ایوان کو فراہم کی گئی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: چھٹی کی درخواستیں: جناب جمشید مہمند صاحب 4 اکتوبر، جناب سکندر حیات شیر پاؤ صاحب، الحاج صالح محمد صاحب، الحاج ابرار حسین صاحب، سلیم خان صاحب، منظور ہیں جی۔

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: یہ مسٹر سردار حسین بابک آئٹم نمبر 6، اس میں سردار حسین صاحب ہیں، آپ بھی اس پہ بات کرنا چاہتے ہیں، جی جی مولانا لطف الرحمان صاحب، اچھا یہ لیپس ہو گیا، جی مولانا صاحب!

رسمی کارروائی

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بہت بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

جناب سپیکر: عاطف خان! آپ نے اٹینشن ہونا ہے تاکہ وہ لطف الرحمان صاحب بات کرتے ہیں اور اس کو۔۔۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! ایک تو مجھے ریکویسٹ کرنی تھی کہ جمعہ کو لکی میں تبلغی اجتماع ہو رہا ہے پورے صوبے کا اور پورے صوبے کا بھی اور پنجاب کا بھی کچھ حصہ اس میں شامل ہے تو چونکہ وہ جمعہ سے سٹارٹ ہو رہا ہے اور ہفتہ اتوار تو، جمعہ کا اجلاس ہے، اگر اس کو آگے کر دیا جائے تاکہ جو بھی اس اجتماع میں شریک ہونا چاہتا ہے، ہماری اسمبلی کے ممبران بھی اس میں شریک ہو رہے ہیں تو وہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر: میں نے ابھی کہہ بھی دیا ہے اور میں ابھی آپ کی ریکویسٹ سارے ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں کہ جمعہ کے بجائے ہم Monday کو اجلاس کریں گے، یہ جو تبلغی اجتماع، اس کیلئے ہم یہ ایک دو دن اور اس کو کریں گے۔ جی جی عنایت خان۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر! یہ ریکویسٹ ہے کہ اکثر جمعہ کو بعض ممبران صاحبان اپنی Constituency کے اندر جاتے ہیں تو مناسب یہی رہے گا کہ Permanently اگر آئندہ کیلئے اجلاس ہوتا ہے تو جمعہ کے بجائے جمعرات کو ہو۔

جناب سپیکر: وہ ہمیں Days بھی پورا کرنے ہوتے ہیں، ہماری کوئی مجبوری ہے لیکن آج کا یہ جمعہ کا ہم ان شااللہ ہم Next Monday کو کر لیں گے، ٹھیک ہے جی؟ جی مولانا صاحب!

قائد حزب اختلاف: دوسرا جناب سپیکر! مجھے پچھلی اسمبلی میں جو تاریخ کونسی بنتی تھی جو پچھلا وہ سیشن ہمارا گزارا ہے اس میں؟ اس میں جناب سپیکر! آپ تو موجود نہیں تھے اور آپ کی جگہ ڈپٹی سپیکر صاحبہ ہاؤس چلا رہی تھیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس دن جو کوسچن آیا، کمیٹی کے حوالے سے ممبر کی ریکویسٹ تھی کہ میرا کوسچن جو ہے، وہ کمیٹی میں جائے، وہ کمیٹی میں جناب سپیکر! نہیں گیا اور مقصد میرا کہنے کا یہ ہے کہ ہمیں اپنے اسمبلی کے جو رولز آف بزنس ہیں، اس طریقہ کار سے چلنا ہے، ٹھیک ہے کہ جہاں آپ حکومت کو موقع دے سکتے ہیں اور آپ کے پاس گنجائش ہوتی ہے تو آپ موقع دیتے ہیں تو چلو وہ تو ایک Adjustable بات ہوتی ہے لیکن اگر ممبران اسمبلی میں موجود نہ ہوں اور اس وقت جب کوسچن اسمبلی کے حوالے کیا گیا ہو اور اس وقت ممبران کو بلایا جائے اور اس کا Wait کیا جائے اور سپیکر صاحبہ یہ فرمائیں کہ جی وہ شاہ فرمان کھڑے تھے اور اب تو وہ نہیں ہیں، اب میں کس طرح اس کو چلاؤں، کس طرح اس کوسچن کو ہاؤس سے میں اس کا ووٹ لے سکوں؟ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی سنجیدہ ہمارا

ہاؤس ہے اور یہ اس طرح نہیں چل سکتا کہ کوئی اپنے شاہ فرمان صاحب بیٹھے ہیں اور وہ اپنی ڈیکٹیٹر شپ سے اس کو چلانے کی کوشش کریں گے، کورم نہ بھی پورا ہو، وہ کہتے ہیں میری تقریر ہو رہی ہے، تو میری تقریر کو کیسے کوئی Interrupt کر سکتا ہے؟ کورم پورا ہو یا نہ ہو، میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہماری اسمبلی، یہ پورے عوام امید کرتے ہیں کہ یہ ایک سنجیدہ فورم ہے اور ہم نے اس کو بڑی سنجیدگی سے چلانا ہے اور کو نسچنز بھی ہم نے سننے ہیں، حکومت کی رائے بھی سننی ہے اور جو حکومت کا کسٹوڈین ہوتا ہے جناب سپیکر! اس میں ان سب ممبران کا حق ان کے سامنے ہوتا ہے اور ہر ممبر کا اس اسمبلی میں حق ہوتا ہے کہ اس کو وہ حق ملے جناب سپیکر! تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ہر ایک کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہونا چاہیے ہمارے منسٹرز کو بھی احساس ہونا چاہیے کہ جس دن ان کے سوالات ہوں اور وہ اسمبلی میں موجود نہ ہوں تو ان کے وہ جوابات جو ہیں وہ صحیح طریقے سے آ نہیں سکتے، ہمیشہ اعتراض ہوتا ہے اپوزیشن کو، منسٹر خود موجود نہیں ہے اور پھر دوسرا منسٹر جواب دے تو ان کو اس کی معلومات نہیں ہوتیں، تو لہذا ہم سب کو سنجیدگی سے اپنا Role ادا کرنا ہے اور ووٹنگ بھی ہونی ہے اور حکومت کے پاس اکثریت ہوتی ہے، بیشک اپنی ووٹنگ سے وہ جیت جائیں لیکن اس طریقہ کار کو اور جو ہاؤس کا اپنا احترام ہے، اس کو مدنظر رکھ کے جو ہے ہمیں یہ سب کچھ کرنا ہے جناب سپیکر! تو یہ میری ریکویسٹ ہے کہ ہمیں اسمبلی کو بہتر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بالکل مولانا صاحب، ان شاءاللہ یہ میڈم تھوڑا Explain کریں گی لیکن میں ایک چیز Sure کرنا چاہتا ہوں کہ اسمبلی کو رولز کے مطابق چلائیں گے، حکومتی ہو یا اپوزیشن، یہ سب کا ہاؤس ہے اور سب کو Equally treat کیا جائے گا۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی میڈم!

محترمہ مہرتاج روغانی (ڈپٹی سپیکر): تھینک یو ویری مچ، مسٹر سپیکر! جہاں تک کو نسچن کا، سوری، کو نسچن تو نہیں تھا Suggestion یا Comments میں کہوں گی، جہاں تک ان کی Commend کا Second part ہے I fully agree کہ منسٹرز کو ہونا چاہیے، منسٹر کو سیریس ہونا چاہیے، Present ہونا چاہیے اور جواب دینا چاہیے That part I agree. As long as the first part is concerned I

never said، ریکارڈ نکال کے بتائیں کہ میں نے کہا ہے کہ شاہ فرمان نہیں ہے تو اس لئے یہ نہیں چلے گا؟ یہ ریکارڈ منگوائیں گے، ریکارڈ سنیں گے، میں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ شاہ فرمان صاحب سیٹ پہ نہیں ہیں، As a matter of fact what happened, the Opposition will agree with me as well کہ واک آؤٹ ہوا تھا، Raja Sahib! you agree with me کہ واک آؤٹ انہوں نے کیا، جن کا وہ کو نسچن تھا وہ نہیں Agree کرتے تھے، وہ کہتے تھے کہ کمیٹی میں میں نے نہیں لے جانا، It took us nearly ten minutes لیکن جن کا وہ تھا کو نسچن تھا، وہ سپیشل اسسٹنٹ کہہ رہے تھے، میں نے کمیٹی میں نہیں بھیجنا، جب ووٹنگ پہ ہم نے کہا تو In the meanwhile یہ واک آؤٹ کر گئے، یہ ذرا نکال کر دیکھیں I am sorry کہ First part ان کا I do not agree to that thank you.

<u>جناب سپیکر</u>: جی سوری، یہ کال اٹینشن ہے میڈم عظمیٰ خان! میڈم عظمیٰ خان!

توجہ دلاؤ نوٹس

<u>محترمہ عظمیٰ خان</u>: تھینک یو، مسٹر سپیکر! میں وزیر برائے محکمہ صحت کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ ہیلتھ کیئر کمیشن نے سال 2016ء میں کچھ پوسٹیں مشتہر کی تھیں اور مشتہر کرکے بھرتیاں کیں جو کہ بغیر میرٹ اور قانون کو بالائے طاق رکھ کر کی گئی تھیں، جس پر ہیلتھ سیکرٹری نے انکوائری کمیٹی بٹھا کر انکوائری کی اور ٹھوس شواہد کے بعد ہیلتھ کیئر کمیشن کو ان تمام پوسٹوں کو دوبارہ مشتہر کرکے قانون کے مطابق بھرتیوں کا حکم دیا، مگر ہیلتھ کیئر کمیشن نے اس پر تاحال کوئی کارروائی نہیں کی اور نہ ہی مستقبل قریب میں کوئی کارروائی کا امکان ہے، اس کال اٹینشن کو بھی چھ مہینے ہوگئے ہیں تقریباً اور اس کے باوجود بھی سیکرٹری ہیلتھ کی ڈائریکشن کے بعد بھی ہیلتھ کیئر کمیشن ٹس سے مس نہیں ہو رہا، اٹانومس ہونا جناب سپیکر، اگر آپ کہتے ہیں، اچھی بات ہے تو اتنی اٹانومی بھی اچھی بات نہیں کہ وہ غیر قانونی طور پر بھرتیاں کر رہے ہیں اور ڈیپارٹمنٹ کی بھی نہیں سن رہے، میری درخواست ہوگی ہیلتھ منسٹر صاحب سے، اگر یہ Matter کمیٹی میں چلا جائے تو یقیناً بہت ساری اور چیزیں بھی سامنے آئیں گی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی شہرام خان!

جناب شہرام خان (سینیئر وزیر صحت): جی سپیکر صاحب، شکریہ۔ ایم پی اے صاحبہ کا کال آٹینشن ہے، اس میں پوری ڈیٹیلز دی گئی ہیں کہ ہمیں Reservations تھیں، ہم نے پھر اس پہ ایک انکوائری لانچ کی، اس میں کچھ انفارمیشن کم تھیں، انفارمیشن پھر انہوں نے ہمیں Provide کر دیں ہیں اور انہوں نے جو ڈیٹیلز دی ہیں، اپنے ڈیپارٹمنٹ نے اس کو کلیئر قرار دیا ہے یہ جو یہ کیس تھا، اس پہ نیب کی بھی انکوائری سٹارٹ ہوئی تھی جو ڈیپارٹمنٹ نے مجھے بھیجی ہے اور نیب نے بھی اس کو ٹھیک قرار دے کر وہ کیس کلوز کر دیا ہے۔ ہائی کورٹ میں بھی یہ چیلنج کیا گیا تھا اور ہائی کورٹ نے بھی اس کی رٹ کو وہ کیا کہتے ہیں خارج کر دیا ہے، تو اس کی ساری چیزیں بالکل کلیئر ہیں، As such کوئی ایشو ہے نہیں ابھی اس میں۔

جناب سپیکر: جی میڈم! عظمیٰ، میں نے دو منٹ کیلئے ٹائم دیا ہے پلیز۔

محترمہ عظمیٰ خان: سپیکر صاحب! میرے پاس وہ لیٹر موجود ہے جو سیکریٹری صاحب نے ہیلتھ کیئر کمیشن کو لکھا ہے کہ یہ جو اپوائنٹمنٹس ہیں یہ آپ نے غلط کی ہیں اور اس کو کینسل کر کے دوبارہ اس کا اشتہار دے کر بھرتیاں کریں، تو جناب سپیکر! پھر سیکرٹری صاحب کے اس لیٹر کی کیا حیثیت ہو گی، I have proof۔

جناب سپیکر: شہرام خان کی بات آپ نے سن لی؟ اس نے کہا کہ نیب اور ہائی کورٹ دونوں میں یہ کلیئر ہو گئے ہیں، تو مطلب پھر اس کو کیا آپ کہتے ہیں، کمیٹی میں چلا جائے؟

محترمہ عظمیٰ خان: سر! پلیز، پلیز۔

جناب سپیکر: یا اگر شہرام خان کے ساتھ۔

محترمہ عظمیٰ خان: سر، اگر منسٹر صاحب Agree کرتے ہیں کمیٹی میں جائے تو۔۔۔

جناب سپیکر: جی جی، اچھا اس میں یہ تو کمیٹی میں نہیں، اس کی ضرورت نہیں ہے اس میں تو اس نے Explain کر دیا۔ Shahram Khan! Please quick! کیونکہ آگے جانا ہے۔

سینیئر وزیر (صحت): میں جی، بڑا کلیئر ہوں کہ بالکل لیٹر گیا تھا، اس کے بعد ٹیم آئی بورڈ، ان کے چیئرمین آئے، ان کے چیف ایگزیکٹو آئے، انہوں نے Details share کیں، اس کے بعد یہ کیس Close کیا گیا، اس کے بعد نیب میں چیلنج کیا گیا، انہوں نے کیس Close کیا، ہائی کورٹ میں گئے، ہائی کورٹ نے اس کو

خارج کیا، تو میرے خیال سے اس کے بعد تو ہمارے پاس اور کوئی وہ نہیں ہے، چیزیں بالکل کلیئر ہیں، اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی!

سینئیر وزیر (صحت): اور اگر ہوتا تو میں خود ہی نہ چھوڑتا، کسی اور کے کہنے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔

Mr .Speaker: Next, Mr Jafar Shah, not present, lapsed.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا مقامی حکومتیں مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Mr .Speaker: Item No. 8. Hounerable Senior Minister for Local Government.

سینئیر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Sir! I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Local Government (Amendment) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

مسودہ قانون بابت پشاور ڈیویلپمنٹ اتھارٹی مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 9, honourable Minister for Local Government, please.

Senior Minister (Local Government). Sir, I beg to introduce the Peshawar Development Authority Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 10: Minister for Law, Law Minister please, Inayat Khan, Law Minister!

Senior Minister (Local Government): Law Minister! Introduce کړم Introduce کړم جی نمبر 10 دے ستا دے اول۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق)): تاسو اوکړئ کنه اوکړئ۔

سینئیر وزیر (بلدیات): ہس!

وزیر قانون، پارلیمانی امور وانسانی حقوق: اوکړئ کنه سر۔

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا پبلک پرائیویٹ پارٹنر شپ مجریہ 2017 کا متعارف کرایا جانا

Senior Minister (Local Government): Sir, I beg to introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Public Private Partnership (Amendment) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

پبلک سروس کمیشن کی رپورٹ برائے سال 2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

Mr. Speaker: Item No. 11: Minister for Law, please.
Mr .Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir! I beg to lay the Annual Report of the Public Service Commission for the year 2015, in the House.
Mr. Speaker: It stands laid. The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon of 09^{th} October, 2017.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 09 اکتوبر 2017ء بعد از دوپہر تین بجے تک ملتوی ہو گیا)